عربک اینڈ پرشین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، ٹونک میں محفوظ تصوف کے چند اہم مخطوطات

شوکت علی خاں
ٹونک، راجستھان

آداب الصوفیہ (عربی): آداب الصوفیہ، ایک نایاب اور غیر مطبوعہ مخطوطہ ہے جس کا حوالہ براکلمین ، کشف الظنون ، اور الاعلام میں بھی دیا گیا ہے۔لیکن اس کے نسخے ہندوستان میں کہیں نہیں ہیں اور نہ ہی کسی جگہ پتہ چل سکا ہے۔ زرکلی نے وثوق سے بتایا ہے کہ یہ ابھی تک طبع نہیں ہوا ہے۔ ابوعبد الرحمٰن محمد بن حسین موسیٰ الازدی السلمی نیشاپوری، التوفی ۴۱۳ھ/ ۱۰۲۱ء،صوفی علماء میں سے ہیں ۔ امام ذہبی نے آپ کو شیخ الصوفیہ لکھا ہے۔ ان کی تصانیف ایک سو سے زیادہ ہیں۔ تبیانؔ میں ہے کہ وہ حافظ وزاہد تھے۔ آپ باپ کی طرف سے الازدی اور نانا کی طرف سے السلمی تھے۔ موصوف نے ابتداءاً میں صوفیائے کرام کے آداب کا ذکر کیا ہے ۔ اس کے بعد صوفیائے عظام کے مجاہدات ، واردات ، آداب بندگی ، ریاضت، فقروفاقہ،امید وبیم ، خوف ورجاء ، اخلاق وآداب ، واقعات وحکایات ،فرق کرامات ومعجزات، احوال ومقامات، زہدوورع ومشاہدات، مبتدی وسالک کی صفات، سامعین وواجدی ، احادیث نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ،قرآنی آیات ، امثال ، اقوال ، وجدوحال ،مستی وسرمستی ،سکر وصحو، اور دیگر مقامات بڑے حسین پیرایہ میں شیریں استعاروں اور تمکین کنایوں کے ساتھ عارفین وسالکین کے لئے فرمائے ہیں۔ چنانچہ قلب عارف کی کیفیت یحیٰ بن معاذ کے فرمان ذیشان کے مطابق اس طرح ہے:

"قلوب العارف قناديل الحكمة وفتلها الزهد وزجاجها اليقين و زينتها المحبة وسرابها من نور الملكوت:

عارف قلوب دانائی وحکمت کی قندیلیں ہیں اور ان قندیلوں کی بتی زہدوورع ہے۔ ان کی شمع ان کا یقین اور اس کا روغن الفت ومحبت ہے، اور ان کی روشنی ملکوت کا نور ہے۔'' آداب الصوفیہ'' تہتر

ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب میں کئی فصول ہیں، جومختلف آداب واسرار پر محتوی ہیں۔

مخطوطہ کے آخر میں تحریر ہے کہ اس کتاب میں تین ہزار ایک سو حکایات واخبار ہیں، ایک سو کے قریب اخبار اور باقی سب حکایات ہیں۔ اور اس کتاب میں چند مہر ہیں۔ چنانچہ اول صفحہ پر دو مہر ہیں۔ ایک مہر میں نصر من اللّٰہ وفتح قریب۔۱۱۲۳ھ اور دوسری مہر میں محمد سلیم الدین کندہ ہے۔ کتاب کے خاتمہ پر اور کتاب کی فہرست کے آغاز میں محمد سلیم الدین کے نام کی مہریں ثبت ہیں۔

شرح عوارف المعارف (عربی): عوارف المعارف، شہاب الدین ابوحفص عمر بن عبد اللہ السہر وردی، متوفی ۶۳۲ھ/ ۱۳۳۴ھ، کی مذہب تصوف کی ایک طرح کی دائرۃ المعارف ہے۔ زیر نظرنسخہ اسی عوارف المعارف کی ضخیم اور اہم شرح ہے، جوسید محمد حسن گیسودراز چشتی، خلیفہ حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی کی مرہون منت ہے، جس میں عوارف المعارف کے دفتر کھولے گئے ہیں۔ انقباض کو انشراح، جلال کو جمال، قال کو حال، جذب کو کیف، کیف کو سرمستی، سکر کو صحو، اور صحو کو استغراق کا جامہ پہنایا گیا ہے۔ عوارف ومعارف کی وہ نکتہ پر دازیاں پیدا کردی ہیں کہ جزئیات ومخفیات بے حجابانہ جلوہ گر ہو کر حیرت سامانیوں میں وضع ہونے لگیں۔ جہاں حیرت سامانیاں جلوہ نمائیاں، اور نیرنگیاں انوار وتجلیات بن بن کر بکھرنے لگیں اور یوں عوارف ومعارف کھلنے لگیں جیسے کہساروں سے آبشار پھوٹتے ہیں، یانازک شاخوں پر شوخ غنچے چٹک اٹھتے ہیں۔

شیخ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے سلوک وتصوف کے اسرار، رموز ونکات، جزئیات ومخفیات کو عوارف ومعاون میں سمویا تھا۔ ستاون صفحات تک متن کے موضوعات اورعنوانات لکھے ہوئے ہیں۔ اور صفحے پر سرخی لکھی ہوئی ہے، جو بغایت غور وخوض کے بعد اس طرح پڑھی جاتی ہے۔ جس سے مخطوطے کا عنوان اور شارح کا پتہ چلتا ہے، پھر بھی ایک جگہ ایک دو حرف محو شدہ اس طرح شنگرفی نوشتہ ہے"من شرح عوارف المعارف المسمّاۃ ... معارف العوارف" تصنیف حضرت مخدوم سید محمد حسن گیسودراز، عارف شاہباز، بلند پرواز قدس اللہ سرہ، معارف العوارف سے پہلے کوئی حرف مقطوع نظر آتا ہے۔ اس لئے اس شرح کا نام"معارف العوارف" ہے۔ اصل کتاب کا نام عوارف المعارف ہے۔ اسی کی صوتی ہم آہنگی اور ترکیب مقلوبی کالحاظ رکھتے ہوئے شرح کا نام معارف العوارف رکھا ہوگا، جوقریب قیاس ہے۔

۵۷ صفحات تک بالترتیب ''فا'' لکھ کر مواد ومتن کے بارے میں سرخیاں لکھی ہیں۔ ان میں سے ذیل میں ترجمہ کیا جاتا ہے روحانیات ، حضرت ابراہیم ادہم تلمیذ الامام الاعظم فی ترک تعلم الفقہ، حضرت احمد بن حنبل ، معنی حضوری قلب عند الفقہاء، العمل بعلم الدراسۃ پھر علم الوارثہ کی بحث ہے۔طریق اکتساب الجنان وغیرہ۔

ان صفحات کے بعد کہیں کہیں حواشی اور کاتب کے نوشتہ اشاریے پائے جاتے ہیں۔ اخیر سے ناقص ہے اس لئے ترقیمہ وغیرہ غائب ہے۔ پھر بھی اصل متن سے تقابل کرنے کے بعد یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایک دوصفحات نہیں ہیں۔ اس لیے کہ آخر صفحہ ۱۰۵۶ پر قولہٗ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا احب اللہ عبداً الخ کی بحث ہے۔

شاہ گیسودراز نے انہیں کیفیات جذب وکیف سے بسط وشرح بیان فرمائی ہے۔ یہ عوارف المعارف کی عزیز الدہر شرح ہے، جوصرف اسی ادارے کی زینت ہے۔ اس کی اب تک کوئی کاپی دستیاب نہیں ہوسکی ہے۔ انڈیا آفس کے کتب خانے میں اس کی ایک اور شرح محفوظ ہے۔ وہ بھی کافی ضخیم ہے اور ہندوستانی صوفی عبد القدوس بن اسماعیل غزانوی متوفی ۱۵۳۸ء،۹۴۵ھ کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے۔ آربری نے اپنے ذخیرہ کے علاوہ اس کی دوسری کاپی کہیں نہیں دیکھی۔ اس اعتبار سے اگر انڈیا آفس میں یہ اپنی نوعیت کی انوکھی تصنیف ہے، تو اس سے کہیں پہلے کی شرح ٹونک میں محفوظ ہے ۔جس کی ایک فوٹو اسٹیٹ کاپی گلبرگہ شریف کے سجادہ نشین نے اپنے کتب خانے کے لئے طلب کی ہے۔

ہمارے نسخے کی تقطیع کلاں ہے، بادامی کاغذ دولت آباد دیمک خوردہ ، خط عربی قدیم ، آخر سے ناقص ہونے کی وجہ سے کاتب وکتابت کا صحیح پتہ نہیں چل سکا ۔ پھر بھی روش تحریر اور کاغذ کی ساخت پرداخت ،قلم کی روش ، دور، دامن نشست، کرسی ، دانگ ، سطح اور جوف کے پیمانے اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ اس کی کتابت دسویں صدی ہجری کے اواخر یا گیارہویں صدی ہجری کے اوائل میں ہوگی۔ اس لیے کہ حروف کی کتابت کی بھی تاریخ ہے۔ ہر صدی کی روش اور ہر صدی کے امتیازات وخصوصیات اپنی اپنی جگہ تاریخ لیے ہوئے ہیں۔ خط نسخ رواں ہوتے ہوئے بھی قلم کی مہارت نظر آتی ہے ۔کہیں کہیں ثلث کے آثار نمایاں ہیں۔ ہائے مد وراور یائے معروف اور دوسرے حروف تو نسخ کی روش لیے ہوئے ہیں۔ پھر بھی ر، و، د،ک، وغیرہم کہیں کہیں ثلث کے زیر اثر نظر آتے ہیں۔

مخطوطہ کا شکستہ، خستہ ، پیوند نمودہ اورآب رسیدہ ہونے کے باوجود نہایت صاف ہے۔، البتہ آثار

خستگی سے بہت متاثر ہے۔ کل ۱۰۵۶ صفحات ہیں۔ ہر صفحہ ۲۱ سطری ہے۔ بہت کم صفحات پر حواشی چڑھے ہوئے ہیں، بلکہ اول صفحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ عوارف المعارف کی جس سطور کی شرح غائب ہے، جو ایک دو صفحے میں ہوسکتی ہے۔ عوارف المعارف کی ایک اور شرح مناظر اخص الخواص از شیخ محبّ اللہ الہ آبادی، مکتوبہ ۱۱۳۳ھ/ ۱۷۲۰ء، بھی اس ذخیرے میں محفوظ ہے۔

ترجمۃ الکتاب (عربی) شیخ محبّ اللہ الہ آبادی، متوفی ۱۰۵۸/ ۱۶۴۸ء، جو بابا فرید گنج شکر کی نسل سے ہیں، اس کے مصنف ہیں۔ اپنے وقت کے ممتاز عالم اور شیخ وقت تھے۔ شیخ ابوسعید گنگوہی کے خلیفہ تھے اور کثیر التصانیف تھے۔ نسخہ ہذا ابھی تک طبع نہیں ہوا ہے۔ اس کی صرف ایک کاپی انڈیا آفس کتب خانے میں محفوظ ہے۔ ایک ورق آخر سے بعد میں شامل کیا گیا ہے، اس لئے کاتب وکتابت کا پتہ نہیں چل سکا۔ لیکن کتابت کی روش کاغذ کی ساخت اور چند منہیات سے پتہ چلتا ہے کہ مصنف کی حیات کا نوشتہ ہے۔ ایک تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۱۰۸/ ۱۶۹۶ء میں محمد اجمل الہ آبادی نے مولوی از ہار الحق بن مولوی احمد عبد الحق کو دیا۔ آخری صفحہ پر مولوی از ہار الحق کی مہر بھی ثبت ہے۔ مخطوطہ چار مراتب میں منقسم ہے اور اسی رعایت سے مصنف نے ترجمۃ الکتاب کا ایک ذیلی عنوان المراتب الاربعہ بھی دیا ہے۔ اس طرح چار ابواب ہیں اور ہر باب میں کئی فصول ہیں۔ مرتبۂ اولیٰ عقائد سے بحث کرتا ہے۔ مرتبۂ دوم شرع سے، مرتبۂ سوم سلوک واحسان سے اور چہارم روحانی مکاشفات و صوفیہ کے مجاہدات ومشاہدات پر مشتمل ہے۔ ان مراتب سے پہلے بنا قائدہ مشتملات کی فہرست دی ہوئی ہے۔ متن سے متعلق منہیات بھی چڑھے ہوئے ہیں سلوک واحسان اور عقائد سے بحث کرتے ہیں۔ انڈیا آفس لائبریری کے علاوہ اس نسخے کا ذکر کہیں درج نہیں ہے جیسا کہ آربیری لکھا ہے۔ No other copy appears to be recorded not in Haji Khalifa.

(Arberry 9.011 pp.183-184)

اشجار الجمال یا اخبار الجمال (فارسی) یہ ایک اہم غیر مطبوعہ تذکرہ ہے جس کے مصنف کا نام معلوم نہیں ہوسکا ہے۔ چند اوراق ابتدا وانتہا سے غائب ہیں، پھر بھی غائرنظر سے دیکھنے کے بعد یہ کہا جاسکتا ہے کہ مصنف کا نام محمد تھا، جنہوں نے اس تذکرے میں حضرت شیخ جمال شمس العارفین کو لوی نبیرہ نظام الدین المویٔد کے احوال و انساب جمع کیے ہیں۔ ۱۱۵۳ھ/ ۱۷۴۰ء میں

بزبانۂ محمد شاہ اس کی ترتیب ہوئی ہے۔ اسی صدی کی کتابت معلوم ہوتی ہے۔

یہ شیخ یار محمد بن شیخ عبد الاحد پر ختم ہوتا ہے۔ اس تذکرہ میں حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کے حالات قدرے تفصیل سے دے رکھے ہیں۔ حیات وتعلیمات تسبیح وتہلیل وتحمید وتمجید، ریاضت، نفس کشی کے اواقعات وواردات کے علاوہ کشف وکرامات اور سکر وصحو قبض وبسط مشاہدہ ومجاہد، مکاشفہ ومحاکمہ کے واردات بیان کیے ہیں۔ سیر الاولیاء اور راحت القلوب کا جگہ جگہ حوالہ دیا ہے۔ نسخہ کی، جہاں تک پتہ چل سکا ہے، ابھی تک اس کی دوسری کاپی نظر سے نہیں گزری۔ اس کی کتابت بارہویں صدی ہجری میں ہونا قیاس کی جاسکتی ہے۔

سیراب الصدر (فارسی) سیراب الصدر یا سیراب الصدور، صوفیائے کرام کا ایک بیش بہا تذکرہ ہے۔ اس کے مصنف و مرتب کا پتہ نہیں چل سکا۔ سرسری جائزہ سے پتہ چلتا ہے کہ مرتب ۹۶۸ھ/ ۱۵۶۰ء میں پیدا ہوئے اور علی قلی خاں کے بھتیجے ہیں، اور دکن میں اکبر اعظم کے سفیر کبیر ہوکر گئے تھے۔ یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مرتب میر کلاں اسعد اور عبد القادر بدایونی کے شاگرد ہیں۔ فاضل مرتب نے مقدمہ میں اپنے بارے میں کچھ مبہم مبہم سے اشارے دئے ہیں۔ اسی سے اتنا کچھ معلوم ہوسکا ہے۔ یہ تذکرہ کافی ضخیم اور ناقص الطرفین ہے، اس کا طویل مقدمہ بھی نہیں ہے۔ جس کا ذکر درمیان میں کیا گیا ہے۔ اس میں بعثت اسلام سے لے کر عہد مصنف تک لے کر عہد مصنف تک اکابر اصفیا کا ذکر کیا گیا ہے۔ پیش نظر نسخہ میں چار اوراق کے بعد شیخ عماد الدین اسماعیل کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ آخر میں خواتین کا ذکر ہے۔ جو بی بی فاطمہ سامؒ کے احوال سے شروع ہوتا ہے۔ ہمارے ادارے میں اس ضخیم تذکرے کا صرف دوسرا حصہ ہے۔

طبقات شاہجہانی (فارسی) از محمد صادق۔ یہ کتاب شاہجہاں کے دور میں تصنیف ہوئی۔ ہندوستان میں اس کے نسخے کم ہی پائے جاتے ہیں۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا نسخہ اسی سے منقول ہے۔ اسٹوری ۲ نے اس کتاب کے صرف تین نسخوں کی نشاندہی کی ہے جو آصفیہ برٹش میوزیم اور انڈیا آفس میں محفوظ ہیں۔ بڑا اہم اور نادر تذکرہ ہے۔ مرتب نے اس کتاب کو دس طبقوں پر ترتیب دیا ہے۔ ہر طبقہ کو تین بابوں پر مرتب کیا ہے۔ باب اول میں اس دور کے سادات ومشائخ اور اولیاء واصفیاء کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ دوسرے باب میں ہر دور کے علماء وحکماء کو اور تیسرے باب میں شعراء کو

بیان کیا ہے۔ اس طرح دسوں طبقات میں اولیاء واصفیاء کا اچھا ذخیرۂ حالات جمع ہوگیا ہے۔

طبقۂ اولیٰ کے چند اولیاء کے نام یہ ہیں: حضرامیر سید کلالؒ خلیفہ خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ علاء الدین، مولانا نظام الدین ہروی، مولانا زین الدین ابو بکر اویسی، شیخ امام الدین ابدال، بدیع الدین شاہ مدار وغیرہم۔ طبقۂ عاشرہ میں خواجہ خواوند محمود، شیخ تاج، شیخ عبد الحق محدث دہلوی وغیرہ۔کل ۳۸، اکابر اصفیاء کا ذکر ہے، شیخ نور پتنگی، خواجہ ابو الاعلیٰ احراری پر تذکرہ ختم ہوجاتا ہے۔

مظہر النور فی شرح مظہر النور: (فارسی) سید قمر الدین اورنگ آبادی، متوفی ۱۱۲۳ھ/ ۱۷۷۹ء کی تصنیف مظہر النور کی شرح ہے، جو مرزا جان جاناں ،متوفی ۱۱۵۹ھ/ ۱۷۴۶ء، کی توجہ خاص سے سید نور الہدیٰ بن سید قمر الدین نے لکھی گئی۔جن کی کتابت محمد صدر الدین نے شارح کی زندگی میں کی۔بعض حواشی خود شارح کے قلم سے بھی ہیں۔

جواہر الاسرار وزواہر الانوار (فارسی): میر سید حسین خوارزی متوفی ۹۵۶ھ/ ۱۵۲۹، نے مثنوی مولانا روم کا دو جلدوں میں ترجمہ کیا ہے۔ جس کی کتابت شارح کی زندگی(۹۰۸ھ/ ۱۴۹۸ء)میں ہوئی ہے۔مخطوطے پر شاہی مہریں اور تاریخی شاہد بھی موجود ہیں۔

خلاصۃ المعارف واسرار العقائد (فارسی): سید شیخ آدم بنوری خلیفہ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی، متوفی ۱۰۵۳ھ،کی مرتبہ ہے۔ عقائد وتصوف سے متعلق ذخیرہ ہے، جو موصوف نے کتابی شکل میں اس نام سے مرتب کیا۔ ۱۱۴۹ھ کا نوشتہ ہے۔ علامہ بنوری امام جعفر صادقؒ کی اولاد میں سے ہیں۔ بنور میں پیدا ہوئے اور مدینہ میں دفن ہوئے۔ ان کا شمار اجلۂ صوفیاء میں ہوتا ہے۔ موصوف مریدین کی تربیت میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔

خلاصۃ المعارف میں علامہ شیخ بنوری نے عقائد تصوف، اسرار ومعارف، اصطلاحات صوفیہ اذکار وسلوک ظاہری وباطنی پر بحث کی ہے۔

ریاض الاولیاء (فارسی): اس کا عنوان مادہ تاریخ ہے جس سے مخطوطے کا سال تصنیف ۱۰۹۰ھ/ ۱۶۰۹ برآمد ہوتا ہے۔ ریاض الاولیاء بختاور خاں کا مرتبہ تذکرہ ہے، جو چار چمن پر مشتمل

ہے۔ پہلے چمن میں خلفاء راشدین کے احوال ہیں، دوسرے چمن میں ائمہ کرام کا بیان ہے، تیسرے چمن میں اولیاء کرام کا ذکر جمیل ہے، چوتھے چمن میں فاضل مرتب نے ہندوستانی صوفیاء کرام کے حالات سے بحث کی ہے۔

تیسرے چمن میں جو اولیاء کرام کے حالات مرقوم ہیں، وہ تذکرۃ الاولیاء ، نفحات الانس اور رشحات القدس سے ماخوذ ہیں۔ ریو نے لکھا ہے کہ مرأت جہاں نما کے مرتب نے ریاض الاولیاء کو اپنے چچا شیخ محمد بقاء سے منسوب کیا ہے [۳] اسٹوری نے اس کی ایک کاپی آصفیہ اور براؤن کلشن میں بھی بتائی ہے۔ [۴]

۱۔ ارشاد الناقصین و تائید الکاملین (عربی): مصنف قاضی ثناء اللہ پانی پتی، المتوفی ۱۲۲۵ھ مکتوب سنہ محشی ایلکٹینشن ۱۱۷۶

۲۔ اسرار الاحکام شرح شرعۃ الاسلام (عربی): مصنفہ محمد یعقوب بنیانی، المتوفی ۱۰۹۸ھ ،مکتوبہ ۱۲۰۹ھ ،کاتب مولانا عرفان رامپوری، ہندوستان کے ایک مشہور عالم کے قلم سے لکھا ہوا ہے۔ ۱۱۷۳۔

۳۔ اصطلاح الصوفیہ (عربی): مصنفہ فیض الحسن انور کلکشن ۳/۳/۱۷۔

۴۔ بہجۃ الناصر المنتخب من صید الخاطر (عربی): مصنفہ محمد بن علی بن سلوم ،مکتوبہ ۱۳۳۱ھ ، شارح نے صید الخاطر مصنفہ ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن الجوازی سے اختصار کیا ہے۔

۵۔ رسالہ فی بیان آداب المشیخۃ والمریدین: ۳۱(۷)/۶۔

۶ رسالہ فی التصوف (عربی): مصنفہ شیخ تاج الدین بن زکریا القرشی، مکتوبہ ۱۰۴۳ھ، ٹونک ۔

۷۔ سیفینۃ العلوم (عربی) :مصنفہ حسن بن محمد شیخ الاسلام ابو سعد الحسن بن محمد البیہقی ،المتوفی ۴۹۴ھ ،جزء ثالث و رابع قدیم نسخہ ٹونک ۱۲۰۵ ۔

۸ نتائج الحرمین (عربی) : سید آدم النبوری۔ موصوف کے کسی شاگرد نے آپ کے

ملفوظات جمع کیے تھے ۔حرمین میں آپ سے اجازت چاہی ۔آپ نے منع فرمایا اور سورۂ فاتحہ کے سلسلے میں جو ملفوظات تھے، اس نام سے ترتیب دیا گیا ۔

۹۔ اظہار المخفیہ (عربی): مرتب کا پتہ نہیں چل سکا۔ اس میں تصوف کے دو تین مسئلوں کی تحقیق ہے مخطوطات (فارسی)

۱۰۔ تحفۂ محبوب: مرتبہ مولوی محمد حسن قادری بن خواجہ عبد الوہاب قادری مشتمل بر حالات شیخ حمزہ کشمیری واصحاب وارباب واوراد واذکار ۔

۱۱۔ رسالہ شرط خرقہ پوشی: مصنفہ شیخ محی الدین شاغل کلکشن ۱۱ جامع الشروح ،مثنوی مولانا روم مقلب بہ سراج المعانی ۔ مترجمہ مولوی سراج الرحمٰن ٹونکی ، واحد نسخہ ، نوشتہ تیرھویں صدی ہجری۔ رسالہ

۱۲۔ برہان الواصلین: مصنفہ خواجہ بندہ نواز گیسودرازؒ الور کلکشن ۱۷۷۳/۸

۱۳۔ رسالہ فوائد الاذکار از یعقوب بن عثمانی ، الور کلکشن ۷۲۴۳/۱

۱۴۔ سبیل الرشاد لاہل المحبۃ والود از مولوی محمد عاشق پھیلتی تلمیذ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ،ٹونک ۱۳۲۱

۱۵۔ شرح حدیقہ حکیم سنائی : مطلی ومذہب مینار ،مولوی عبد الطیف بن عبد اللہ عباس بڑا نادر نسخہ ہے ۔ کاتب محمد سعید بن محمد مقیم بن عبد اللہ بن شیخ حسام الدین حنفی ہیں۔ ۲۱ شعبان سنہ ۳۷ جلوس عالمگیر طویہ آصف جاہی میں جو شاہ زادہ محمد اعظم شاہ سے متعلق تھا، اس نسخہ کی کتابت شروع ہوئی۔ اسی سال کتابت ختم ہوئی۔ شیخ فیض احمد کی کوشش سے یہ نسخہ لکھا گیا ۔
۱۵۔ جمادی الثانی سنہ ۳۹ جلوس کو مرزا نجف قلی قلعدار اور بھائی خان خانساماں اور گل محمد کی توجہ سے اس کا جدول تیار ہوا۔نسخہ بہت عمدہ ہے۔

۱۷۔شرح نذہۃ الارواح: شیخ عبد الواحد بن ابراہیم بن خطیب بلگرامی ،المتوفی

۱۰۱۷ھ، کاتب الیاس بن سید علی، تاریخ کتابت ۵ شعبان ۱۰۱۳ھ۔ بڑا نادر نسخہ ہے۔

۱۸۔شرح سوانح العشاق : شیخ عبد الکریم لاہوری مرید نظام الدین تھانیسری ۔

۲۱۔سوانح العشاق : تاریخ کتابت ۱۹ جمادی الاخر ۱۱۸۴ھ

۱۹۔کرامات الاولیاء مولوی نظام الدین احمد بن محمد صالح، مصنفہ ۱۰۶۸ھ ،مکتوبہ ۵ صفر ۱۲۷۸ھ، کاتب قادر خان ساکن بھوپال۔ اسٹوری ۵ نے اس کی ایک کاپی کی نشاندہی آصفیہ خانہ میں کی ہے۔اس کی ایک کاپی برٹش میوزیم میں بھی موجود ہے۔

۲۰۔شخوص الہم شرح فصوص الحکم : غلام مصطفےٰ تھانیسری نہایت مطلے ومینا کار۔

۲۱۔شرح اظہار المخففیہ میں اخبار المصطفویہ : اظہار المخفیہ کی فارسی شرح ہے۔ متن اورشرح دونوں بہتر ہیں۔

حوالے:

۱۔الاعلام ،جلد ششم ،ص ۹۹ ،حاجی خلیفہ ششم ،ص ۶۱ میں قدرے اختلاف سے بیان کیا ہے۔

۲۔Story, Vol . I ,Par' 11, pp.1171,72

۳۔ریو، جلد سوم، ص ۹۷۵

۴۔اسٹوری، جلد ۱ ، پارٹ ص ۱۰۱۲، ۱۹۵۳ء

۵۔اسٹوری ،۱۰۵۷۔ ربو ۳/۹۷۴

☆